نماز فجر اور نماز عصر کا اختتامی وقت

[اس روایت کی ترتیب و تدوین اور شرح و وضاحت جناب جاوید احمد غامدی کی رہنمائی میں ان کے رفقا معز امجد، منظور الحسن، محمد اسلم نجمی اور کوکب شہزاد نے کی ہے۔]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

روي[١] ان رسـول اللّٰـه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: من ادرك من الصبح[٢] ركـعة قبـل ان تطلع الشمس[٣] ثـم طـلـعت الشمس، فقد ادرك الصبح، فليتم صلاته[٤]. ومـن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس[٥]، فقد ادرك العصر[٦]، فليتم صلاته.

والسجدة انما هى الركعة[٧].

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت مکمل کر لی[١]، پھر (اس کے باوجود کہ دوران نماز میں) سورج طلوع ہو گیا، اس نے نماز فجر کو پا لیا۔ چنانچہ اسے چاہیے کہ وہ (اطمینان کے ساتھ) اپنی نماز مکمل کر لے[٢]۔ (اسی طرح) جس شخص نے سورج غروب ہونے سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت مکمل کر لی[٣] (پھر اس کے باوجود کہ دوران نماز میں

سورج غروب ہو گیا)، اس نے نماز عصر کو پا لیا۔ چنانچہ اسے چاہیے کہ وہ (اطمینان کے ساتھ) اپنی نماز مکمل کر لے[۴]۔

(یہ واضح رہے کہ) ایک رکعت سجدے ہی پر مکمل ہوتی ہے۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ فجر کا اختتامی وقت طلوع آفتاب تک ہے۔

۲۔ یعنی اگر کوئی شخص آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت مکمل کر لے تو اس کی نماز قضا قرار نہیں پائے گی۔

۳۔ عصر کا اختتامی وقت غروب آفتاب تک ہے۔

۴۔ نمازیں اپنے مقررہ اوقات ہی میں ادا ہونی چاہییں۔ ظہر، مغرب اور عشا کے مقابلے میں فجر اور عصر کا اختتامی وقت سورج کے طلوع و غروب سے متعلق ہونے کی وجہ سے بالکل متعین ہوتا ہے۔ ہر شخص بلا اشتباہ اس وقت سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہ سوال فطری طور پر پیدا ہوتا ہے کہ اگر سورج نماز کے دوران میں طلوع یا غروب ہو جائے تو کیا نماز مقررہ وقت کے اندر تصور ہوگی یا اسے قضا سمجھا جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ضمن میں توضیح فرمائی ہے کہ اگر کوئی شخص طلوع یا غروب سے پہلے ایک رکعت مکمل کر لے تو اس کی نماز مقررہ وقت کے اندر ادا تصور ہوگی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اپنی اصل کے اعتبار سے یہ بخاری کی روایت، رقم ۵۵۴ ہے۔ بعض اختلافات کے ساتھ یہ حسب ذیل مقامات پر نقل ہوئی ہے:

بخاری، رقم ۵۳۱۔ مسلم، رقم ۶۰۸۔ ترمذی، رقم ۱۸۶۔ نسائی، رقم ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۵۰، ۵۵۱۔ ابوداؤد، رقم ۴۱۲۔ ابن ماجہ، رقم ۶۹۹، ۷۰۰۔ موطا، رقم ۵۔ دارمی، رقم ۱۲۲۲۔ احمد بن حنبل، رقم ۷۲۱۵، ۷۴۵۳، ۷۵۲۹، ۷۷۸۵، ۸۰۴۲، ۸۵۵۱، ۸۵۶۹، ۹۱۷۲، ۹۹۲۰، ۹۹۵۵، ۱۰۱۳۳، ۱۰۳۴۴، ۱۰۳۶۴، ۱۰۷۶۱، ۲۴۵۳۳۔ ابن حبان، رقم ۱۴۸۴، ۱۵۵۷، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶۔ ابن خزیمہ، رقم ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶۔ نسائی سنن الکبریٰ، رقم ۴۶۳، ۴۶۴، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵۔ بیہقی، رقم ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳،

۱۶۸۳۔ مسند ابو یعلیٰ، رقم ۶۲۸۴۔ ۶۳۰۲، ۶۳۳۲۔

۲۔ بعض روایات مثلاً مسلم، رقم ۶۰۸ میں 'الصبح' کے بجائے 'الفجر' نقل ہوا ہے۔

۳۔ بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۵۳۱ میں 'من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس' (جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت مکمل کر لی) کے بجائے 'إذا أدرك سجدة من صلاة الصبح قبل أن تطلع الشمس' (جب کوئی طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی نماز کا ایک سجدہ مکمل کر لیتا ہے) کے الفاظ آئے ہیں۔ نسائی، رقم ۵۱۶ میں 'إدرك سجدة ...' (جب کوئی سجدہ مکمل کر لیتا ہے...) کا جملہ اس طریقے سے نقل ہوا ہے: 'إذا أدرك اول سجدة من ...' (جب کوئی پہلا سجدہ مکمل کر لیتا ہے...)۔ احمد بن حنبل، رقم ۸۰۴۲ میں یہی بات قدرے مختلف اسلوب میں بیان ہوئی ہے۔ اس کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صلى ركعة من الصبح ثم طلعت الشمس فليتم صلاته.

''جس شخص نے فجر کی ایک رکعت پڑھی پھر (دوران نماز ہی میں) سورج طلوع ہو گیا، اسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز مکمل کرلے۔''

اس روایت میں 'ثم طلعت الشمس' (پھر سورج طلوع ہو گیا) کے الفاظ آئے ہیں۔ بخاری، رقم ۱۶۵۲ میں یہی بات 'فطلعت' (پھر وہ طلوع ہو گیا) کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔

مسلم، رقم ۶۰۸ میں یہ روایت بعض الفاظ کے اضافے کے ساتھ نقل ہوئی ہے:

روي انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ادرك من العصر سجدة قبل ان تغرب الشمس او من الصبح قبل ان تطلع فقد ادركها، والسجدة انما هي الركعة.

''روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کا یا طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کا ایک سجدہ پالیا، تو اس نے (نماز) کو پالیا۔ (واضح رہے کہ) سجدے ہی پر ایک رکعت مکمل ہوتی ہے۔''

نسائی، رقم ۵۱۴ میں اس سے قدرے مختلف بات بیان ہوئی ہے۔ اس روایت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من ادرك ركعتين من صلاة العصر قبل ان تغرب الشمس اوركعة من صلاة الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك.

''جس شخص نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی دو رکعتیں مکمل کیں یا طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت مکمل کی تو اس نے اس (نماز) کو پالیا۔''

یہ روایت اس فرق کے ساتھ احمد بن حنبل، رقم ۸۵۶۹، ۹۹۲۰، ابن خزیمہ، رقم ۹۸۴، نسائی سنن الکبریٰ، رقم ۱۵۳۴، مسند ابو یعلیٰ، رقم ۶۳۰۲ میں بھی نقل ہوئی ہے۔ اس فرق کا سبب بظاہر راوی کا سہو معلوم ہوتا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

نسائی سنن الکبریٰ میں 'قبل ان تطلع الشمس' (اس سے پہلے کہ سورج طلوع ہو) کے الفاظ کی جگہ 'قبل ان یطلع قرن الشمس الاول' (سورج کی پہلی کرن ظاہر ہونے سے پہلے) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۴۔ 'فلیتم صلاتہ' (تو اسے چاہیے کہ اپنی نماز مکمل کر لے) کے الفاظ بخاری، رقم ۵۳۱ سے لیے گئے ہیں۔ احمد بن حنبل، رقم ۸۵۵۱ میں اس کے بجائے 'فلیصل الیہا اخری' (اسے چاہیے کہ باقی نماز مکمل کر لے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ جبکہ احمد بن حنبل، رقم ۷۲۱۵ میں یہی بات 'فصل علیها اخری' (تجھے چاہیے کہ نماز کا باقی حصہ مکمل کر لے) کے اسلوب میں بیان ہوئی ہے۔

۵۔ ابن حبان، رقم ۱۴۴۸ میں 'فقد ادرك الصبح' (تو اس نے صبح کی نماز پا لی) اور 'فقد ادرك العصر' (اس نے عصر کو پا لیا)، کے بجائے 'لم تفته الصلاة' (اس کی نماز قضا نہیں ہوئی) کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔

۶۔ نسائی، رقم ۵۱۵ میں 'قبل ان تغرب الشمس' (اس سے پہلے کہ سورج غروب ہو) کے بجائے 'قبل ان تغیب الشمس' (اس سے پہلے کہ سورج غائب ہو) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۷۔ 'والسجدة انما هی الرکعة' (سجدے ہی پر ایک رکعت مکمل ہوتی ہے) کے الفاظ مسلم، رقم ۶۰۸ سے لیے گئے ہیں۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com